میں سنی
کیوں ہوا؟
سابق اہلحدیث ڈاکٹر محمد سلیمان قادری
حال مدرس جامعہ نعیمیہ
ناشر
مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ
گڑھی شاہو لاہور

ناشر: مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

نام کتاب	میں سنی کیوں ہوا؟
تصنیف	ڈاکٹر محمد سلیمان قادری
نظر ثانی	صلاح الدین سعیدی
سن اشاعت	14 اگست 2007ء
تعداد	1100
صفحات	64
ہدیہ	40 روپے

ملنے کے پتے

شاہِ لاثانی اسلامک یونیورسٹی علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

مکتبہ جمال کرم لاہور / مسلم کتابوی لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
مکتبہ فیضان مدینہ گکھڑ / مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں
مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ

صراط مستقیم پبلی کیشنز 6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

رہنمائی

مضامین	صفحہ نمبر
مقدمہ	5
غیر مقلد کی تعریف، غیر مقلد اور مجتہد میں فرق	10
غیر مقلد کی مختصر تاریخ	11
غیر مقلدین کے ساتھ اختلاف کی نوعیت	15
اندرون ملک نجدیوں کے کارنامے	21
غیر مقلدین سے اختلاف کے قسمیں	24
عقیدہ توحید اور نجدیت	25
ہندوستان میں فتنہ غیر مقلدین	31
غیر مقلدین کو اہل حدیث کس نے بنایا	34
سرکاری نام اہل حدیث کیوں	36
علماء دیوبند کی دوغلی پالیسی	38
تقلید کی بحث	39
کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے	42
زیر ناف ہاتھ	43
رفع یدین منسوخ ہے	48
تراویح 20 رکعت مسنون ہیں	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدك یاالله الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله۔

میری یہ تالیف **میں سنی کیوں ہوا** اس کے لکھنے کی وجہ یہ بنی کہ میں جبکہ میرا نام محمد سلیمان چوہدری تھا جامعہ محمدیہ (اہلحدیث) مظفر آباد میں پڑھتا تھا بلوغ المرام تک کتابیں اہلحدیثوں کے پاس پڑھیں خود بھی اہلحدیث تھا اہلحدیث اساتذہ میں میرے استاد مولانا محمد یونس اثری مہتمم جامعہ محمدیہ مظفر آباد مولانا محمد شریف سلفی، مولانا محمد عبد اللہ، مولانا عبد الرشید تھے ابتدائی کتب میں نے ان سے پڑھیں مزید حصول تعلیم کیلئے لاہور آکر بنگالی باغ بادامی باغ میں دیوبندیوں کی ایک مسجد میں امامت کرانے لگا اور ساتھ ہی ساتھ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھی۔

چونکہ میں کافی عرصہ تک غیر مقلدین کے مدرسہ جامعہ محمدیہ مین مارکیٹ مظفر آباد آزاد جموں وکشمیر میں پڑھتا رہا اور یہ بھی دیکھتا رہا کہ دیوبندی اور اہلحدیث ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرتے اور مناظرے کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں کے دوسرے کے مدرسوں میں پڑھاتے اور پڑھتے ہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے افراد اہلسنت کے سادہ عوام سے ان کے بچوں کو دین کے نام پر لاکر غیر مقلدین کے مدرسوں میں داخل کروا کر انہیں وہابی نجدی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بناتے ہیں غیر مقلدین سب سے پہلے بچے کو تقویۃ الایمان پڑھاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ اگر نجدی وہابی نہ بھی بنے تو

دیوبندی ضرور بنتا ہے کیونکہ ابتداء سے ہی اس کے ذہن میں اس بات کو پختہ کر دیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ نبی مر کر مٹی کے ساتھ مل گئے (تقویۃ الایمان ص ۸۶) انبیاء ہمارے بڑے بھائی اور ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں جو نبی کو غیب دان جانے وہ پکا مشرک ، (ایضاً ص ۳۱) جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں (مکتبہ دارالاشاعت کراچی ص ۵۵) وغیرہ وغیرہ ایسے عقائد جو غیر مسلموں کو اسلام پر طعن و تشنیع کرنے کا موقع فراہم کریں جیسا کہ جب میں دیو بندی تھا تو میری لائبریری میں سے تقویۃ الایمان کتاب پڑھ کر ایک عیسائی نے مجھے کہا کہ مولانا آپ عیسائی مذہب قبول کرلیں جب میں نے کہا کیوں تو اس عیسائی نے کہا یہ دیکھو تمہاری کتاب میں لکھا ہے جس کا نام محمد ﷺ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں جبکہ تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کہا کرتے تھے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ (آل عمران ۴۹)

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اس طرح اس عیسائی مبلغ نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ یہ دیکھو تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ تمہارے نبی نے کہا کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں جبکہ تمہارا قرآن پاک کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔

تو تم زندہ نبی کا کلمہ پڑھو، مردہ، نبی کا کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟

تیسرا اعتراض اس نے یہ کیا کہ دیکھو کہ تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ جو

نبی کو غیب دان مانے وہ پکا مشرک ہے۔

جبکہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ عیسی علیہ السلام اعلان کیا کرتے تھے۔

وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ

(آل عمران ۵۹)

اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو لہٰذا جو نبی غیب جانتا ہے اس کا کلمہ پڑھو، بے علم نبی کا (نعوذ باللہ) کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟ عیسائی کے ان اعتراضات کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا حالانکہ اس نے یہ سارے اعتراض دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے متفقہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب سے پڑھ کر کیے تھے اس کے ان اعتراضات کو لیکر میں قاری محمد یوسف صدیقی صاحب رحمۃ اللہ کے پاس گیا انہوں نے کہا بیٹے اس عیسائی کو یہ کہو جس کتاب سے تم نے جو اعتراضات کیے ہیں دراصل یہ لوگ تمہارے ہی پروردہ ہیں جو کہ اسلام پر بدنما داغ ہیں حقیقت میں جمہور اہل اسلام کے یہ عقائد نہیں جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مالک و مختار بنا کر بھیجا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نابیناؤں کو بینا کرتے اور بیماروں کو تندرست کرتے ہیں اور اللہ جل جلالہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں تو ہمارے نبی ﷺ پتھروں کو کلمہ پڑھاتے ہیں درخت ان کو سلام کرتے ہیں چاند دو ٹکڑے کرتے اور ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لاتے ہیں۔

جیسا کہ امام اہلسنت ؟ مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات

ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

دوسرے اعتراض کا جواب میرے استاذ محترم نے دیا کہ ہمارے آقا ﷺ زندہ ہیں ہمارا کلمہ ہمیں یہی بتاتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

امام اہلسنت نے مسلمانوں کے اسی عقیدے کی یوں وضاحت فرمائی

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

رہا تیسرا اعتراض تو ہمارے نبی ﷺ تو جو کچھ ہو چکا اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی ہوگا سب جانتے ہیں بلکہ اس رب کو بھی دیکھا جو تمام غیبوں کا غیب ہے

اور غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

الغرض ایسے بہت سے عقیدے وہابی و دیوبندیوں کے ہیں جو کہ صرف اور صرف اسلام کو بدنام کرنے اور بانئ اسلام علیہ السلام کے خلاف غیر مسلموں کو طعن و تشنیع کرنے کا کوئی نہ کوئی موقع فراہم کرتے ہیں لہذا میں نے چاہا کہ ایسی کتاب لکھوں جس میں غیر مسلموں کے ایجنٹوں کو بے نقاب کیا جائے اس کتاب

میں غیر مقلدین کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ان کے کن کن سے رابطے ہیں؟اور حرمین شریفین پر ان کا ناجائز قبضہ کس نے کرایا۔اصولی عقائد میں غیر مقلدین اوردیوبندی ایک جیسے دیو بندیوں کی دوغلی پالیسی ،غیر مقلدین کو اہلحدیث کس نے بنایا؟

سرکاری نام اہلحدیث ہی کیوں؟اور آخر میں اہلسنت اور غیر مقلدین کے درمیان اختلافی مسائل کی جامع فہرست اور چند ایک اختلافی مسائل کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں نقل کیے ہیں اس کے علاوہ آخر میں حنفی مسلمان جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ حدیث سے ثابت ہے اس کے لیے احادیث بھی نقل کردی ہیں تاکہ پڑھنے والے کوتسلی وتشفی ہو۔

وَمَا توفیقی اِلَّا باللّٰہ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیبُ

خادم العلماء محمد سلیمان قادری

المتوطن بھیڑی مظفرآباد آزاد کشمیر

مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

پہلا باب

غیر مقلد کی تعریف

جو نہ خود اجتہاد کر سکے اور نہ کسی کی تقلید کرے ،یعنی نہ مجتہد ہو اور نہ ہی مقلد ہو، جیسے ملک میں ایک حاکم ہوتا ہے باقی رعایا ، لیکن جو نہ حاکم ہو نہ رعایا بنے وہ ملک کا باغی ہوتا ہے یہی حال غیر مقلد کا ہے۔

غیر مقلد اور مجتہد میں فرق

غیر مقلد اور مجتہد میں فرق سمجھنے کے لیے یہی مثال کافی ہے مجتہد فقیہ، ایم بی بی ایس ،ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ ایک سند یافتہ ڈاکٹر اگر بالفرض کسی مریض کو دوا غلط بھی دے دے تو مجرم نہیں ہو گا، لیکن اگر کوئی اناڑی شخص اپنے اٹکل پچو سے کسی کو دوا غلط دے دے تو وہ شرعاً و قانوناً مجرم ہو گا ، اسی طرح اگر کوئی جج کسی ملزم کو سزا دے دے تو وہ صحیح ہو گا اگر چہ وہ ملزم حقیقتاً مجرم نہ بھی ہو بشرطیکہ جج کو ثبوت جرم مل جائے ۔لیکن اگر کوئی عام شخص قانون کو ہاتھ میں لے کر خود ہی منصف بن بیٹھے اور لوگوں کو سزا دینا شروع کر دے تو ایسا شخص دنیاوی جیل کا مستحق ہو گا،اسی طرح اگر کوئی غیر مقلد جو قرآن وحدیث سے مسائل اخذ نہیں کر سکتا اور خود ہی اپنے اٹکل پچو سے اجتہاد و قیاس کرتا ہے تو شرعاً مجرم ہے اور اخروی جیل کا مستحق ہے لیکن اگر کوئی فقیہ مجتہد جو قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کر سکتا ہے، اس کیا اجتہادی مظاہر پر بھی ثواب ملے گا۔

دوسرا باب

غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

و منهم من یلمزك فی الصدقت فان اعطو امنها رضواوان لم یعطوا منها اذاهم یسخطون۔(سورۃ التوبہ ۵۸)

اوران میں سے کوئی وہ ہے کہ صدقہ بانٹنے میں آپ ﷺ پر طعن کرتا ہے، تو اگر ان کو اس میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو ناراض ، یہ آیت مبارکہ ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی (۱) اس شخص کا نام جوحرقوص بن ذخیرہ ہے اور یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ یَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ ذوالخویصرۃ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ اِعْدِلْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَعْدِلُ اِذَالَمْ اَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِئذَنْ فَاَضْرِبْ عُنُقَہٗ قَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَاباً یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِہٖ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِہٖ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو ذوالخویصرہ جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا) اس نے کہا۔

یارسول اللہ ﷺ عدل کیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا: میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن اتاردوں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑو! اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (ان سب ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف جلد۲ص ۱۰۲۴ مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور نے شام اور یمن کے لیے اس طرح دعا مانگی۔

اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللّٰہ فی نجدنا قال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللّٰہ و فی نجدنا فاظنّہ قال فی الثالثہ ھناک الز لازل والفتن و بھا یطلع قرن الشیطان۔ (مشکوٰۃ ص ۵۸۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اے اللہ! ہمارے لیے شام اور یمن میں برکت فرما (دعا کے وقت نجد کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے) انہوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ ﷺ آپ نے پھر وہی دعا کی، اے اللہ! ہمارے لیے شام اور یمن میں برکت نازل فرما تو پھر انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ ﷺ! راوی

کا بیان ہے کہ تیسری مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا! وہاں زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

مذکورہ حدیث کے آخر میں فرمان نبوی ہے ﷺ و بھا یطلع قرن الشیطان ہ یہاں قرن کے معانی ہیں گروہ، سینگ شیطان کے پیروکار۔

(مصباح اللغات)

اگر قرن الشیطان کا معنی شیطانی سینگ کیا جائے تو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں نجدیوں کو شیطان کا سینگ کہنے کی تین وجوہات ہیں۔

(۱) سینگ والے جانور کے سارے اعضاء سے سخت تر سینگ ہوتے ہیں، یہ ٹولہ بھی انبیاء اولیاء کی عداوت میں شیطان سے سخت ہے۔

(۲) ہمیشہ سینگ والا جانور سینگوں سے لڑتا ہے کہ سامنے والے کے مقابل سینگ کرتا ہے اور خود پیچھے سے زور لگاتا ہے۔

(۳) سینگ والا جانور جب کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو پہلے سینگ داخل کرتا ہے باقی اعضاء بعد میں اسی طرح شیطان دوزخ میں پہلے ان کو داخل کرے گا بعد میں خود جائے گا۔

(مرآت المناجیح جلد نمبر ۹ ص ۵۷۹ نعیمی کتب خانہ گجرات)

لَاَمْلَئَنَّ جھنم منك و ممن تبعك منھم اجمعین۔ (ص ۸۵)

ترجمہ:۔ میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جس نے تیری

پیروی کریں گے۔

تیسری روایت

ایک اور حدیث پاک ہے جس کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے کہ گستاخی پر حضور ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہو گی، جو قرآن پڑھے گی، لیکن قرآن پاک اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ مسلمان کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ان مذکورہ احادیث میں نبی پاک ﷺ نے بہت سے پہلے نجد فتنوں کے اٹھنے اور گستاخ رسول اللہ ﷺ ذوالخویصرہ کی نسل سے ایک ایسی جماعت کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ جو مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، تو نبی پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق اسی خاندان میں عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا جس کی ذات سے نجدی فتنہ پیدا ہوا۔

حضور ﷺ کی پیشن گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی کہ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا مگر بت پرستوں کو چھوڑ دیا۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ محمد بن عبد الوہاب نے مسلمانوں کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

نمبر ۱ مشرک/ مسلمان نمبر ۲ موحد مسلمان

جو اُس کی من گھڑت توحید کو مانتا اسے وہ موحد مسلمان قرار دیتا اور باقی

مسلمانوں کو "مشرک" ٹھہرا کر ان کی جان و مال، کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا انہیں قتل کرتا اور ان کے گھروں کو لوٹتا اس لیے شروع میں لوٹ مار کے شوقین اور لالچی اس کی جماعت میں شامل ہوئے پھر آہستہ آہستہ دوسرے بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے جن کے ہاتھوں ہزاروں بے گناہ مسلمان قتل ہوئے اور لاکھوں گھر تباہ و برباد ہو گئے (ص ۳۰ غیر مقلدین کے فریب) چنانچہ حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

عبد الوہاب کے ماننے والوں نے نجد سے آ کر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر زبردستی قبضہ کرلیا اور وہ لوگ اپنا مذہب حنبلی بتاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں۔

اور جو ان کے اعتقاد کی مخالفت کریں وہ مشرک اور کافر ہیں اس لیے ان لوگوں نے اہلسنت و جماعت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز ٹھہرایا۔

(درمختار جلد نمبر ۳ ص ۳۰۹)

غیر مقلدین کے ساتھ اختلاف کی نوعیت

امت مسلمہ ملت واحدہ کی صورت میں دنیا بھر کی اقوام میں مثالی حیثیت سے چل رہی تھی۔

ان کا خدا ایک تھا ان کا عظیم المرتبت رسول اللہ ﷺ ایک تھا۔ ان کا مرکز اتحاد کعبۃ اللہ ایک تھا اور ان کی کتاب بھی ایک تھی اور وہی کتاب بنی نوع انسان کے لیے خدائے ذوالجلال کا آخری پیغام تھی۔ اس کتاب برحق نے اپنے ماننے

والوں کو حکم دیا۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (سورۃ نساء) (۱۰۳)

ترجمہ:۔ اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو سب مل کر آپس میں پھٹ نہ جانا۔

تفرقہ کو اس کتاب نے شرک کے مترادف قرار دیا۔

ہمارے پیارے آقا ﷺ نے ملت کو متحد رہنے کی تاکید فرمائی۔

کونوا عباد اللہ اخوانا (۲) کا نورانی حکم فرمایا باہمی جنگ وقتال سے اپنے عظیم الشان آخری خطبہ حجۃ الوادع میں سختی سے روکا تھا۔

مسلمان ان احکام کی وجہ سے فقہی اختلافات کے باوجود باہم شیر و شکر ہو کر رہے اگر کسی گروہ پر افتاد پڑی تو دوسرے گروہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا دینی اور دنیاوی امداد سے نوازا، یہ سارا کام دینی فریضہ سمجھ کر کیا سوچوں کے انداز الگ تھے لیکن اس کا مدعا اعلاء کملۃ اللہ تھا سب کا مقصد وحید غلبہ اسلام تھا۔

وہ زبان و قلم اور عمل سے آخر میں تلوار سے اسلام کی خدمت کرتے رہے ان کی ان مساعی جمیلہ کے صدقہ میں ہم تک اسلام پہنچا مسلمان اپنے اللہ کریم کے فرمان اور اپنے پیارے نبی رؤف الرحیم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کو اپنی جان اولاد اپنے ماں باپ اور مال وطن سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

وہ سمجھتے تھے کہ سارے کا سارا اسلام محور نبوت کے ارد گرد گھومتا ہے۔ اس لیے وہ اپنی آنے والی نسلوں کو علامہ اقبال کی زبان میں وصیت کرتے تھے ب

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

(ضرب کلیم)

اور انہیں قرآن پاک کی یہ آیات مبارکہ اچھی طرح یاد تھیں، من یطع الرسول فقط اطاع اللہ (سورہ آل عمران پ ۳)

ترجمہ:۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

ما اتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا

جو تمہیں رسول اللہ ﷺ عطا کریں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے باز آجاؤ۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

(آل عمران ۳)

فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔) اور اپنے پیارے آقا ﷺ کا یہ ارشاد بھی یاد تھا

لَا یؤمِنُ اَحَدُکُمْ حتّٰی اکون احب الیہ من وّالِدہٖ وولدِہٖ والناس اَجْمعین

(مشکوٰۃ شریف)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے

اپنے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ سمجھے۔

مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کو اپنے ایمان کی جان قرار دیا۔

مغز قرآں جان ایماں روح دیں

ہست حب رحمۃ للعلمین

روز اول سے لیکر آخر تک مسلمانوں کا یہی شعار رہا اور صبح قیامت تک یہی طریقہ کار رہے گا۔

ادیانِ باطلہ کے پیروکار سمجھتے تھے کہ جب تک عشق رسول اللہ ﷺ کا گلشن مسلمانوں کے دلوں میں کھلا ہوا ہے اس وقت تک اسلام کے خلاف کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں ہو سکتی، لہذا غیروں نے کوشش کی جس طرح ممکن ہو سکے ذات رسول پاک ﷺ کی اس غیر مشروط والہانہ محبت کی چاشنی کو ختم کر دیا جائے یا کم کر دیا جائے اور ذات رسول اللہ ﷺ کی صفات کو متنازعہ بنا دیا جائے، تاکہ مسلمان آپس میں اُلجھ پڑیں۔

ان بحثوں کے ذریعے ان کے سینے سے عشق مصطفیٰ ﷺ کی روشن شمع کو گل کر دیا جائے، آپ اسلام کی پوری تاریخ پر نظر ڈالیں اس جارہ نامرضیہ پر سب سے پہلے ابن تیمیہ چلتے نظر آتے ہیں ان کی قلم سے آگ نکلتی ہے ان کے منہ سے افتراق کے شرارے ابلتے ہیں۔

مسلمان ایک دوسرے کو فقہی اختلافات کے باوجود مسلمان سمجھتے تھے۔ مگر ابن تیمیہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا۔ قبروں کی

زیارت کے خلاف فتویٰ دیا۔ ساری امت یا رسول اللہ ﷺ کہہ رہی تھی مگر

ابن تیمیہ نے یہ محبت کا نعرہ لگانے والوں کو مشرک کہا۔

مسلمان اپنے اخلاق اور عقلی ونقلی دلائل سے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے

رہے تھے لیکن ابن تیمیہ دنیائے اسلام کو شرک کی تلوار سے دو نیم کر رہے تھے۔

ابن تیمیہ کے نظریات ان کے متوسلین کو اس حد تک عزیز ہیں کہ وہ قول

ابن تیمیہ کی پیروی باعث نجات سمجھتے ہیں۔

حق جانشینی ادا کر دیا

ابن تیمیہ نے جو بیج بویا تھا اسے پانی دینے کے لیے محمد بن عبد الوہاب

نجدی آگے بڑھے، شیخ نجدی نے ابن تیمیہ کے نظریات کو جدید تقاضوں کے

مطابق ڈھالا۔

یہ وہ وقت تھا جب مغربی استبداد کا دیو مسلمانوں کی گردنوں کو دبوچنے کے

لیے اسلامی دنیا پر یلغار کر رہا تھا۔

استعماریت کا یہ شیطان جانتا تھا کہ جب تک مسلمان متحد ہیں اس

کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔لہذا اس نے افتراق کے پودے کو پالنے

کے لیے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قلم کو منتخب کیا۔

اگر مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد ہوتا تو مغربی استعمار اسلامی دنیا کو مسخر

کرنے میں ہرگز کامیاب نہ ہوتا مگر ان اندرونی سازشوں نے جن کی بنیاد ہی

گستاخی رسول اللہ ﷺ پر رکھی گئی تھی، مسلمانوں کے گلے میں غلامی کا طوق

ڈال دیا۔ اس گروہ نجدیہ نے کئی متفق علیہ مسائل وعقائد کو اختلاف بنا کر مسلمانوں کو مشرک قرار دینے میں وہ بے باکی اختیار کی کہ شیطان بھی اپنا دھندہ چھوڑ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گیا کہ لیجئے آپ نے ہمیں فارغ کر دیا اور ہمارا حق جانشینی ادا کر دیا۔

مٹھی بھر نجدیوں کے بغیر شیخ نجد کو سارا عالم اسلام مشرک نظر آنے لگا۔ مسلمانوں میں پہلے بھی تو مصلح پیدا ہوئے تھے مگر انہوں نے مسلمانوں میں گھل مل کر اپنے عمل سے وہ خرابیاں دور کیں جو قرآن وسنت کے خلاف تھیں، یہ دنیائے اسلام کا پہلا بزعم خویش مصلح تھا۔ جس نے ساری دنیائے اسلام کو شرک کی بھٹی میں تبدیل کر دیا اور پھر اصلاح کی تلوار لیئے میدان میں اتر آیا بین الاقوامی سطح پر شیخ نجدی کے پیروکار نے ہمیشہ استعمار اور کفر کا ساتھ دیا

(تاریخ نجد وحجاز مصنف مفتی عبدالقیوم ہزاروی مطبوعہ لاہور)

(اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے مصنف محمد میاں مظہری مطبوعہ کراچی)

جب انگریز کا اقتدار سمٹا اور [illegible] کا [illegible] دو فضاؤں [illegible] ہو گیا

تو آلِ سعود اپنے نئے آقا کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور چچا سام امریکہ کے وجود نامسعود کی صورت میں انہیں نیا آقا مل گیا۔

اب اس نئے آقا کے چشم وابرو کے اشاروں پر ناچنا آل سعود کا دین بن گیا ہے وہ دنیائے اسلام کی ہر اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں، جو استعماریت کی دشمن ہے اور ہر اس تحریک پر جان نچھاور کرتے ہیں جو استعماریت کی لونڈی ہے۔ اس کی نوک پلک سنوارنا ان کا ایمان بن چکا ہے۔

اندرون ملک نجدیوں کے کارنامے:

بیرون ملک تو ان کی یہ سیاست ہے اور اندرون ملک ان کا کارنامہ یہ ہے کہ

۱) مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اسلام کا معیار ہیں ۔خلفائے راشدین کے زمانے میں جس طرح مسلمان اپنے امیر کا چناؤ کرتے تھے اب بھی مرکز اسلام میں اس طرح چناؤ ہو؟تو جواب نفی میں ہوگا۔

۲) کسی بھی خلیفہ نے اپنی اولاد کو یہ حق نہیں دیا کہ نسل در نسل ایک ہی خاندان حکومت کرتا رہے تو پھر سعودی خاندان کو یہ مقام کیسے ملا؟

۳) پھر سوال یہ ہے کہ قانون اسلام نے رعایا کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے امیر سے برسر اجلاس کسی بات پر باز پرس کر سکتا ہے جس کی مثال سیدنا ابوبکر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ادوار میں ملتی ہے۔

(تاریخ الخلفاء امام جلال الدین سیوطی)

کیا آج مرکز اسلام پر شاہی خاندانوں کے حضور کسی مسلمان کو یہ جرأت ہے کہ وہ ایک لفظ ہی ان کے خلاف زبان سے نکال سکے۔جس نے ایسی جسارت کی اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سعودی حکومت کے راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ اخباری خبر کے مطابق ریاض کی جامع مسجد کے امام نے یہ جسارت کی تو اس کو بمعہ اس کے نوجوان بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

(مصنف حکیم محمد ریاض گوجرانوالہ خلیجی جنگ اور اختلاق امت)

نجدیوں کا مسلمانوں کے مزارات کے خلاف جہاد

مرکز اسلام پر قابض نجدی جو اسلام کا دم بھرتے ہیں ان کا کردار یہ ہونا چاہیے تھا کہ امریکہ اور برطانیہ اوردوسرے ممالک جو مسلمانوں کے قلب میں زہرآلود نیزہ گاڑ رہے ہیں ان سے باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا جاتا اور مسلمانوں کو پکارتے کہ ہم ہر قسم کی مالی امداد دینے کیلئے تیار ہیں ان یہودیوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کرواگر یہ نہ کرسکتے تو کم از کم کمزور ایمان کی دلیل تو پیش کرتے کہ یہود ونصاریٰ سے مکمل بائیکاٹ کرتے ان سے ہر قسم کا لین دین بند کردیتے۔ ان کے بنکوں سے اپنی دولت نکال لیتے۔ علیحدہ اسلامی بنک کا قیام عمل میں لاتے لیکن وہابیہ نجدیہ اپنے آقاؤں کو ناراض کرنا تو گوارہ نہ کر سکے ہاں انہوں نے یہ ضرور کیا کہ آسمان ملت کے درخشاں ستارے صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر انہوں بلڈوزر چلوادیے، قبرستانوں کو اکھاڑ پھینکا ہے اور جنت المعلیٰ و جنت البقیع کو اپنے جہاد کا نشانہ بنایا ہے۔ ان کا جہاد کافروں کے خلاف نہیں ہوتا مسلمانوں کے خلاف ہوتا ہے۔ کہ انہیں مشرک قرار دیتے ہیں اور مسلمانوں کے مزارات کے خلاف ہوتا ہے کہ انہیں اکھاڑ پھینکتے ہیں۔

سعودیوں نے جس انداز میں قبرستانوں کی حرمت کو پامال کیا ہے اور عظیم المرتبت ستارگانِ ہدایت کی قبور کو تہس نہس کیا ہے اس کی مثال چودہ سو سال پرانی تاریخ ہی نہیں بلکہ انسانیت کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ نجدی تحریک نے مسلمانوں کے مسلمات کے خلاف زبان چلائی، قلم چلائی اور تلوار چلائی، اسلامی نظریات کو یقینیات اور ایمانیات سے نکال کر اوہام وشکوک کی دلدل میں ڈال دیا، قبور سے انتقام لیا، اور آثار رسول اللہ ﷺ کو مٹایا۔

(تاریخ نجد وحجاز، مفتی عبدالقیوم ہزاروی مطبوعہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور)

آلِ نبوت اور صحابہ رسالت کے خلاف محاذ قائم کر کے ان کے مزارات کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنایا۔ اولیائے رحمان کے ساتھ تمسخر کیا قرآنی آیات کی من مانی تفسیریں کیں۔ بتوں کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو اولیاء اللہ پر چسپاں کیا۔

وکان ابن عمر یراھم شِرارَ خَلقِ اللّٰہ الذین اتخذو آیات نُزِّلَتْ فی القرآن جعلوھا علَی المُومِنین (بخاری شریف ۲/۱۰۲۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ کی مخلوق میں ان لوگوں کو بدترین مخلوق قرار دیتے تھے کہ جو آیات بتوں کے بارے میں نازل ہوتیں اور وہ انہیں اولیاء اللہ پر چسپاں کیا کرتے تھے۔

شفیعِ امم رحمتِ دو عالم ﷺ کے علومِ عالیہ کو شیطان کے علم سے بھی کم قرار دیا۔

اور اب امریکہ کے مقاصد کی ترجمانی ہو رہی ہے۔ لیلائے نجد امریکہ کی

ناقہ کی حدی خواں بن گئی ہے آل سعود دنیائے نجدیت کے لیے اپنے ریالوں کی تجوریاں کھولے ہوئے ہے مسلمانوں کے خلاف شرک کے تیر برسائے جارہے ہیں۔ گروہ بندیاں ہو رہی ہیں ملت کا شیرازہ بکھیرا جارہا ہے یارسول اللہ علیک المدد اور یا علی مدد کہنے والے کو مشرک کہنے والے یا ''استعمار المدد'' اور ''یا بش المدد'' کی گردانیں پڑھ رہے ہیں۔

روضۂ رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ موڑ کر دعا مانگنے کو شرک کہنے والے وائٹ ہاؤس کے اندر جھانک جھانک کر دیکھ رہے ہیں بش یا کلنٹن خواب میں بڑبڑاتا ہے تو یہ گروہ اسے نجدی پر نازل ہونے والی وحی سمجھ کر قبول کرتا ہے۔ امریکی مسلمان پر گولیاں برساتے ہیں شیلنگ کرتے ہیں اور بم گراتے ہیں تو ان کا نعرہ ہوتا ہے مرحبا۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

غیر مقلدین سے اختلاف کی قسمیں

اہل سنت کا غیر مقلدین کے ساتھ دو قسم کا اختلاف ہے۔

(۱) اصولی

(۲) فروعی

اصولی عقائد میں غیر مقلدین اور دیوبندی مشترک:

ہمارا غیر مقلدین کے ساتھ اصل اختلاف عقائد میں ہے، میں یہاں غیر مقلدین کے چند اصولی عقائد کا مختصر ذکر کرتا ہوں دور حاضر کا ہر مسلمان ان کے نام اور مقام کو جانتا ہے اس موضوع پر ہمارے اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے جن

میں سے مندرجہ ذیل شخصیات کے نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

مولانا احمد رضاخاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سبحان السبوح الکوکبۃ الشہابیہ اہلاک الوہابیین ،تمہید ایمان وغیرہم لکھیں امام فضلِ حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے تحقیق الفتوی غزالی دوراں سید امام احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے الحق المبین، تسبیح الرحمٰن، التبشیر بردالتحذیر لکھیں۔ مذکورہ بالا بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان حضرات کی کتب کے چند حوالے نقل کردیتا ہوں تاکہ پتہ چل سکے کہ جمہور مسلمین کے خلاف کہاں کہاں ان حضرات نے نشتر چلائے ہیں۔ اور تیر برسائے ہیں میں لاتعداد حوالوں میں سے صرف چند حوالے نقل کرنے پر کفایت کروں گا، تاکہ میرا مقالہ طویل ہونے کی بنا پر موضوع سے ہٹ بھی نہ جائے اور نجدیت کی حقیقت بھی واضح ہوجائے۔

عقیدہ توحید اور نجدیت:

توحید کا مدار اسلام ہے مسلمانوں کے سب طبقات اس بات پر متفق ہیں کہ ذات خداوندی وحدہ ہے لاشریک ہے اس کی ساری صفات حق ہیں وہی عبادت کے لائق ہے اور جاہل سے جاہل مسلمان بھی اس کے علاوہ کسی کو مستحق عبادت نہیں سمجھتا ، مگر ان نجدیوں غیر مقلدوں نے عقیدہ توحید کی علمبرداری کا دعویٰ بھی کیا اور ذات خداوندی کے بارے میں باتیں بھی کیں ، جو کسی اعلیٰ

شخصیت کے بارے میں بھی نہیں کی جاسکتیں، مثلاً جھوٹ اور کذب ایسی برائی ہے جس کے قبیح ہونے پر تمام امتیں متفق ہیں اس لیے اس کو قبیح لذاتہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود صادق ہے اور سچ کو ہی پسند فرماتا ہے مسلمانوں کو بھی تاکید فرماتا ہے کونوا مع الصادقین (التوبہ)

سچوں کے ساتھ ہوآجاؤ

اور جھوٹوں کو اللہ کریم کتنا ناپسند فرماتا ہے ذرا ملاحظہ ہو۔

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین (سورہ آل عمران پ ۳)

''جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے''

مگر دوسری طرف آپ نجدیوں کی توحید بھی دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور وہ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام پر جھوٹ کا القاء کرسکتا ہے۔

(رسالہ یک روزہ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی ص ۱۷۔۱۸ فاروقی کتب خانہ ملتان)

ایک دوسرے صاحب بولے کہ افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔

(الجہد المقل ص ۴۱۔۴۲ مصنف مولوی محمود الحسن مکتبہ ساڈھور)

میں تو یہاں صرف یہی لکھوں گا ساری دنیا کے مسلمان حکمران جیلیں توڑ دیں کیونکہ سب جیلیں افعال قبیحہ کی سزا کے لیے ہیں اور جب دربار سدا بہار نجد سے فتویٰ آگیا ہے کہ یہ قبیحہ حرکتیں مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ تو مجرموں بے چاروں کا کیا قصور ہے؟ انہیں جیل میں کیوں ڈالا جائے۔ اگرچہ اس موضوع پر بہت سی گوہرافشانی ان مصنفین کے دیگر ساتھیوں نے بھی کی ہے مثلاً رشید احمد

گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں اور غلام دستگیر نے تذکرۃ الخلیل میں۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۵۸۶)

مگر میں اپنے اندر ہمت نہیں پاتا کہ ان کی عبارات نقل کروں، بھلا وہ لوگ انسانوں کی قبیح حرکات ذات کبریا میں ثابت کرنے لگ جائیں ان سے یہ شکایت کون کرے کہ نبیوں کو اپنے جیسا بے مایہ انسان نہ کہو، ہاں صرف ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں تا کہ کچھ اندازہ ہو سکے۔

اے لیلائے نجد ایں ہم آوردہ تست

اور انسان خود مختار ہے اچھا کرے یا نہ کرے اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کرے گا؟

بلکہ اللہ تعالیٰ کو اس کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

۱) واہ کتنی حسین عکاسی فرمائی ہے عقیدہ توحید کی اللہ تعالیٰ کو تب پتہ چلتا ہے جب انسان کام کر چکتا ہے واقعی نجدیت زندہ باد ہاں یہی معنی ہوگا۔

اس آیت کریمہ عندہ مفاتیح الغیب۔

غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں

(بلغۃ الحیران ص ۱۲۵، ۱۵۷ مولوی حسین علی واں بھچراں)

(استاد مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی)

شاید یہی مفہوم ہے وحی کے ان الفاظ کا وھو بکلی شیءٍ علیم:

وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

مسلمانوں کو تو یہ شکایت ہے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی عطاء سے علم سید

الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں۔ اب شکوے چھوڑ دو۔ انہوں نے تو خداوند قدوس مجدہ سے بھی علم چھین لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اس وقت علم ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ایک کام کر چکتی ہے۔ بتائیے اس عقیدے کے بعد خدا اور بندے میں کیا فرق رہ گیا؟ ہاں فرق ضرور ہے کہ بندے کا علم اللہ کے علم سے مقدم ہے کہ وہ کام کر رہا تھا تو اسے اپنے کام کا علم تھا لیکن اس کے خالق کو تب پتہ چلا جب بندہ کام سے فارغ ہو گیا۔ یہ سب نجدیت کے کارنامے ہیں۔

(نعوذ باللہ)

نجدی دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں :۔

میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ جذبہ محرکہ ہے جو مسلمانوں کو آپس میں بھی متحد کرتا ہے اور غیروں پر بھی دھاک بٹھاتا ہے اور غیر آج تک ایسی جذبہ ایمان وعمل کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں برصغیر میں غیر مقلدین کے قائد ملت وہابیہ کے حدی خواں جناب اسماعیل دہلوی نے غیروں کی خوب مدد کی۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی، اور ولی جن ، فرشتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۳ مولوی مسافر خانہ اسماعیل دہلوی)

سبحان اللہ! جس مذہب میں ایسی عبارت تقویت الایمان ٹھہری خدا جانے تضعیف ایمان کے لیے کیسی عبارات ہوں گی ۔ اللہ تعالیٰ نے تو سب جہانوں کے لیے ایک ہی رحمت بنائی جو سب کے لیے کافی قرار پائی، چنانچہ فرمان الٰہی ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین (سورۃ الانبیاء)

ہم نے سب جہانوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا

صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آگے چل کر لکھتے ہیں یقین کر لینا چاہے کہ ہر مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۲ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ کراچی)

قرآن حکیم انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے عند اللہ وجیھاً (سورۃ الاحزاب) کے پیارے الفاظ بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیائے کرام کے لیے بڑی وجاہت ہے جبکہ علمدار نجدیت کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔

جبکہ اولاد آدم نبی زادے ہیں۔ لہذ وہ سب مکرم ہیں

"ولقد کرمنا بنی آدم" (سورۃ بنی اسرائیل)

(ترجمہ) ہم نے اولاد آدم کو تکریم بخشی۔

مگر یہ تو اولاد آدم تو دور کی بات خود نبیوں کو چمارے سے زیادہ ذلیل قرار دے رہے ہیں۔

میرا مقالہ بہت طویل ہوتا جارہا ہے میں مختصر طور پر امام غیر مقلدین کی دریدہ ذہنی او بے باکی کے چند نمونے پیش کرتا ہوں اور معزز قارئین سے توقع رکھتا ہوں [illegible] از گلستان من بہارِ مرا۔

تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے گوہر افشانی کی۔

۱) اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۷ بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

۲) اس کے دربار میں ان کا تو یہی حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں۔

۳) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی ولی، جن، فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

۴) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔

۵) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

۶) یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں

۶) انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کی جائے۔

(تقویۃ الایمان ص ۸۶ بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

نیز اپنی کتاب صراط مستقیم میں یہ بھی لکھا ہے وہ صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشد بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است۔

(صراط مستقیم فارسی ص ۸۶ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی مکتبہ تلفیہ لاہور)

اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اور بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔

(صراطِ مستقیم اردو ص ۱۲۶ مکتبہ سعید اینڈ سنز کراچی)

تیسرا باب

ہندوستان میں فتنۂ غیر مقلدین:

ہندوستان میں عام مسلمان اور بادشاہ سب کے سب سنی حنفی رہے جس کی سب سے بڑی دلیل مغلیہ دور کی اہلسنت کی مساجد ہیں مثلاً بادشاہی مسجد، مسجد وزیر خان، سنہری مسجد، اور بابری مسجد وغیرہ اسی لیے انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا حنفی مذہب تسلیم کرکے اسی مذہب کی کتابیں مثلاً ہدایہ شریف، فتاویٰ عالمگیری اور درمختار کا انگریزی میں ترجمہ کرایا، اور انہیں کتابوں کے مطابق مقدمات کا فیصلہ رہا۔ پھر چونکہ اس ملک میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمان ان سے کافی عقیدت رکھتے تھے۔ اس لیے مولوی اسماعیل دہلوی جو کہ اسی خاندان کا ایک فرد تھا۔ اس نے سوچا کہ ابن عبد الوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر کے ہم بھی اپنے ماننے والوں کا لشکر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان کے تاج وتخت پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

جیسا کہ ابن عبد الوہاب نجدی نے مسیلمہ کذاب کے شہر کے امیر محمد ابن سعود کے ساتھ مل کر پاک سرزمین مدینہ منورہ اور مکۃ المکرّمہ پر قبضہ کیا اور ''سعودی'' عرب نام رکھا۔

(تاریخ نجد وحجاز مفتی عبد القیوم، مطبوعہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ لاہور)

اسی خیال کے پیش نظر مولوی اسماعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب، کتاب التوحید کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں۔ جن میں من گھڑت توحید تحریر کی ۔ مثلاً اللہ کے سوا کسی کو نہ مان عبد النبی ،علی بخش ،حسین بخش، پیر بخش، اور غلام محی الدین نام رکھنے کو شرک ٹھہرایا۔

کسی نبی یا ولی کے مزارات کے زیارت کے لیے سفر کرنا ان کے مزار پر شامیانہ کھڑا کرنا، روشنی کرنا، فرش بچھانا، جھاڑوں دینا ،لوگوں کو پانی پلانا، اور ان کے لیے وضو اور غسل کا انتظام کرنا اور اس کے چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنا، ان ساری چیزوں کو شرک قرار دیا۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۷، مولوی اسماعیل دہلوی دارالاشاعت کراچی)

مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حکایات اولیاء میں (حکایات اولیاء ارواح ثلاثہ مصنف مولوی اشرف علی ص ۱۱۹ مطبوعہ کراچی) لکھا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے اباؤ واجداد (جو علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں مسلم الثبوت تھے) کہ مذہب کے خلاف رفع یدین کیا کرتے تھے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے ایماء پر شاہ عبد القادر نے مولوی محمد یعقوب کے ذریعے پیغام دیا کہ رفع یدین چھوڑ دو، اس سے خواہ مخواہ فتنہ پیدا ہوگا۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے جواب دیا کہ اگر عوام کے فتنے کا خیال کیا جائے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا۔

جو شخص میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو

شہید کا ثواب ملے گا۔

اس پر شاہ عبد القادر نے فرمایا، بابا ہم تو سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا ہو گا۔ مگر وہ تو ایک حدیث کا معنیٰ بھی نہ سمجھا۔

یہ حکم تو اس وقت ہے کہ جب سنت کے مقابل خلاف سنت ہو۔ اور جس مسئلہ کے متعلق گفتگو ہے۔ اس میں سنت کا مقابل خلاف سنت نہیں۔ بلکہ دوسری سنت ہے کہ کیونکہ جس طرح رفع یدین کرنا سنت ہے یونہی رفع یدین نہ کرنا بھی سنت ہے۔

اس جواب پر اسماعیل دہلوی چپ ہو گئے مگر رفع یدین ترک نہ کیا اور جب پشاور مین پٹھان علماء نے اعتراض کیا تو رفع یدین ترک کر دیا اور سو شہید کے ثواب سے دستبردار ہو گئے (تحقیق الفتویٰ اردو ترجمہ شفاعت مصطفیٰ ﷺ علامہ عبد الحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور)

تو اس طرح پاک و ہند میں غیر مقلدین کی ابتداء اسماعیل دہلوی نے کی۔

غیر مقلدین کا نجدی وہابی نام کیوں؟

غیر مقلدین کو محمد بن عبد لوہاب کی پیروی کے سبب نجدی وہابی کہا جاتا ہے اگر ان کے نسبت مورث اعلیٰ کی طرف کی جائے تو وہابی کہا جاتا ہے اور اگر مورثِ اعلیٰ کی جائے پیدائش کی طرف نسبت کی جائے تو نجدی کہا جاتا ہے۔

جیسے مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کو مرزائی بھی کہا جاتا ہے اور قادیانی بھی پہلی نسبت مورث کی طرف اور دوسری نسبت پیدائش کی طرف۔

وہابیوں کا عوام الناس کو ایک اور فریب:۔

نجدی وہابی عوام الناس کو فریب یوں دیتے ہیں کہ وہاب اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور آخر میں ی ''نسبت'' کی ہے جس کا معنیٰ ہے اللہ والا، جیسا کہ مدنی کا معنیٰ ہے مدینے والا، ایسے ہی وہابی کا معنیٰ ہے اللہ والا، جو کہ صحیح نہیں پڑھا لکھا، وہابی اپنے آپ کو وہابی کہلانے سے چڑتا ہے۔ اس لیے ہم ملت وہابیہ سے پوچھتے ہیں کہ اگر بالفرض وہابی کا معنیٰ اللہ والا ہے تو وہابی کہنے سے چڑنا نہ چاہیے بلکہ خوش ہونا چاہیے۔ حالانکہ وہابی چڑتے ہیں اس کی ایک واضح مثال 11 اکتوبر 1991 جنگ اخبار میں شاہ فہد کا بیان سرخی کے ساتھ شائع ہوا۔

شاہ فہد نے مسلم ممالک کے وزراء اطلاعات کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اسلامی ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ سعودیوں کو وہابی کہنا بند کردیں۔

انہوں نے کہا محمد بن عبدالوھاب اٹھارویں صدی عیسوی کا ایک مسلم سکالر تھا۔ جسے السعود خاندان کی حمایت حاصل تھی اگر وہابی کا معنی اللہ والا ہوتا تو شاہ فہد پوری ملت اسلامیہ سے وہابی نہ کہنے کی اپیل نہ کرتا بلکہ خوش ہوتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وھابی کا معنی اللہ والا نہیں بلکہ وھابی سے عرفی معنیٰ مراد لیا جائے گا، اور وھابی کا عرفی معنیٰ امت مسلمہ میں گستاخ رسول ﷺ ہے۔

غیر مقلدین کو اہلِ حدیث کس نے بنایا

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ۔

متحدہ ہندوستان میں فرقہ سازی کا سنگِ بنیاد مولوی اسماعیل دہلوی نے

رکھا اور نوزائیدہ جماعت کا نام ''محمدی گروہ'' بنایا۔

(حیات طیبہ مرزا خیرت دہلوی ۹۹ مطبوعہ لاہور)

مسلمانان پاک وہندان کے بارے میں کہا کرتے تھے چونکہ یہ ابن عبدالوہاب نجدی کی پیروی کرتے ہیں لہٰذا انہیں وھابی کہنا ہی مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ جو اپنے آپ کو صرف محمدی کہے وہ وھابی ہے تنگ آ کر ان لوگوں نے اپنے آپ کو ''موحد'' کہلوانا شروع کر دیا۔

اس پر مسلمان یہ کہتے تھے کہ واقعی منکرین شان رسالت ہونے کے باعث وھابی حضرت بھی سکھوں کی طرح موحد ہیں۔

ان تمام حالات سے تنگ کر مولوی محمد حسین بٹالوی نے حکومت کا سہارا لیا۔ کہ وہ قانوناً ہماری حماعت کا نام اہل حدیث مشتہر کرے تا کہ آئندہ کوئی سرکاری یا غیر سرکار آدمی اس نام کے سوا کسی اور نام سے موسوم نہ کرے۔

چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ارکان جماعت اہل حدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدہ تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی وہاں سے باقاعدہ منظوری آگئی، کہ آئندہ وھابی کے بجائے ''اہل حدیث'' کا لفظ استعمال کیا جائے۔

اس امر کی اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو گورنمنٹ یو۔پی کی طرف سے بذریعہ خط نمبر 20,386 جولائی، 1828ء کو ملی، چنانچہ غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری (المتوفی 1968ء) کے سوانح نگار مولوی عبدالمجید خادم سہروردی نے

مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس کارنامے کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

مولوی محمد حسین نے اشاعۃ السنۃ کے ذریعے اہل حدیث کی بہت خدمت کی لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔آپ نے حکومت کی خدمات بھی اور انعام بھی اور جاگیر بھی پائی۔

(سیرت ثنائی مصنف مولوی عبدالمجید ص 2-3 مطبوعہ گوجرانوالہ 1952)

نوزائیدہ گروہ کا سرکاری نام اہل حدیث منظور کیوں کروایا گیا؟

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے نوزائیداہ گروہ کا نام اہل حدیث اس لیے منظور کروایا تھا کہ علمائے اکرام کی تصانیف میں محدثین حضرات کے لیے محدث اور اہل حدیث کے الفاظ عام استعمال ہوتے تھے۔ لہٰذا اس نام کے باعث یہ بے خبر مسلمانوں کی آنکھوں میں بڑی آسانی سے دھول جھونک سکتے تھے کہ دیکھئے ہماری جماعت کا ذکر متاخرین تو کیا متقدمین کی تصانیف عالیہ میں بھی موجود ہے۔

لہٰذا جب سے قرآن وحدیث اسی وقت سے اہل حدیث بھی تھے۔

اس نام کے رکھنے اور لکھوانے میں مصلحت:

کاش! یہ حضرات جماعت کا نام بدلنے کی جگہ اپنی روش کو بدلتے جس ناجی گروہ اہل سنت و جماعت سے بھاگے تھے۔اسی میں آملتے ملت اسلامیہ کا ساتھ دیتے اور برٹش نوازی پر لعنت بھیجتے اور اسی آواز پر کان دھرتے۔

گرچہ ہے دلکشا بہت حسن فرنگ کی بہار
طائرک بلندبال دانہ ودام سے گزر

غیر مقلدین علمائے دیو بند کی نظر میں:

دیو بند کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی سابق صدر المدرسین دار العلوم دیو بند لکھتے ہیں۔ کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی تیرھویں صدی میں نجد میں ظاہر ہوا۔ چونکہ یہ خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ رکھتا تھا۔ اس لیے اس نے اہل سنت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا رہا۔ ان کے قتل کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔

اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔

بہت سے لوگوں کو اس کی تکالیف شاقہ کی وجہ سے مدینہ منورہ اور مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے

(شہاب ثاقب ص ۴۲ مصنف مولوی حسین احمد مدنی مطبوعہ لاہور)

دیو بند مسلک کے ایک دوسرے مشہور مولوی خلیل احمد انیٹھوی لکھتے ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب کے وھابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔

(المہند ص ۳۷)

مولانا محمد علی جوہر لکھتے ہیں نجدیوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمان کے خون میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں۔ (حالات محمد علی جوہر حصہ اول ص ۳۷)

میل جول سے احتیاط:۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ جو کہ اکابر دیو بند مولوی قاسم نانوتوی مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، وغیرہ ہم کے پیرو مرشد ہیں وھابیہ نجدیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

غیر مقلدلوگ دین کے رھزن ہیں۔ ان کے ساتھ میل جول سے احتیاط کرنی چاہیے۔(شمائم امدادیہ ص ۲۸ مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان)

غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے علمائے دیو بند کا فتوی:

مولوی رشید احمد گنگوہی کا ارشاد ہے کہ جو علمائے دین کی توہین اوران پر طعن و تشنیع کرتے ہیں قبر کے اندران کا منہ قبلہ سے پھر جاتا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

غیر مقلدین چونکہ آئمہ دین کو برا سمجھتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز بھی پڑھنا مکروہ ہے۔(تذکرہ الرشید نمبر ۲۸۲ جلد نمبر۲ سطر ۲۱ تا ۲۳ مطبوعہ دہلی)

علمائے دیو بند کی دوغلی پالیسی:

گزشتہ صفحات میں آپ نے غیر مقلدین کے بارے میں علمائے دیو بند کی رائے پڑھی اب ذرا غیر مقلدین کے ساتھ ان کی دوغلی پالیسی کا بھی جائزہ لیں او. دیکھیں کہ کیا ان کی وہی صورت حال نہیں جو منافقین مدینہ کی تھی، مثلاً دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاوئی رشیدیہ (جلد اول کتاب التقلید نمبر ۱۱۹) میں لکھا ہے۔

لوگ محمد ابن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وھابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اور ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد میں سب سے متحد ہیں اور اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کا پہلے ہے۔

تقلید کی بحث:

تقلید کا لغوی معنیٰ: لغت کے اعتبار سے تقلید، اتباع، اطاعت اور اقتداء سب ہم معنیٰ ہیں۔ تقلید کا مادہ قلادۃ ہے قلادۃ جب انسان کے گلے میں ڈالا جائے ہار کہلاتا ہے۔

تقلید کا شرعی معنیٰ:

التقليد هو قبول قول غير بلا حجة

(المستصفی ص ۳۸۷ بحوالہ جاء الحق حصہ اول تقلید کی بحث)

شرعی محقق کے قول کے بلا حجت قبول کرنا؟

تقلید کی اس تعریف کے مطابق راوی کی روایت کو قبول کرنا تقلید فی الروایت ہے کسی محدث کی رائے کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف ماننا بھی تقلید ہے کسی امتی کے بنائے ہوئے اصولِ حدیث اور اصول تفسیر کو ماننا بھی تقلید ہے۔

تقلید جائز و ناجائز:

جس طرح لغت کے اعتبار سے کتیا کے دودھ کو بھی دودھ ہی کہا جاتا ہے اور بھینس کے دودھ کو بھی دودھ کہتے ہیں مگر احکام میں حلال اور حرام کا فرق

ہے اسی طرح تقلید کی بھی دو قسمیں ہیں مذموم ومحبوب

مذموم تقلید

اگر حق کی مخالفت کے لیے کسی کی تقلید کرے۔ تو یہ مذموم ہے جیسا کہ کفار ومشرکین خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کے لیے اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی تقلید کرتے ہیں۔

محبوب تقلید:

اگر حق پر عمل کرنے کے لیے تقلید کرے کہ میں مسائل میں براہ راست استنباط نہیں کر سکتا۔ اور مجتہد کتاب وسنت کو ہم سے زیادہ سمجھتا ہے اسی لیے اس خداوند کریم اور نبی کریم ﷺ کی بات سمجھ کر عمل کرے تو یہ تقلید جائز و محبوب ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔

کن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے؟

شرعی مسائل تین طرح کے ہیں۔

(۱)عقائد(۲)وہ احکام جو صراحتاً قرآن وحدیث سے ثابت ہوں۔(۳)وہ احکام جو قرآن وحدیث سے استنباط واجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں تقلید کی جاتی ہے۔

(۱) عقائد میں تقلید:

عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں لہذا اگر کوئی پوچھے کہ توحید و رسالت تم

نے کیسے مانی تو یہ نہ کہا جائے گا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے سے بلکہ دلائل توحید و رسالت سے کیونکہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ (۱)

(۲) صریح احکام میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں، مثلاً پانچ نمازیں، نمازوں کی رکعتیں، ہر سال رمضان کے روزے، روزے کی حالت میں کھانا پینا حرام ہونا یہ وہ احکام ہیں جن کا ثبوت نص قطعی سے صراحتاً ہوتا ہے ایسے ہی وہ احکام جو نص قطعی سے ثابت ہوں ان میں بھی تقلید جائز نہیں۔

(۳) کن مسائل میں تقلید کرنا واجب ہے؟

جو مسائل قرآن و حدیث یا اجماع امت سے اجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں غیر مجتہد کے لیے تقلید کرنا واجب ہے۔

کن کی تقلید کرے:

مسائل اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید کی جائے گی اور مجتہد کا اعلان ہے کہ (القیاس مظہر ومثبت) کہ ہم کوئی مسئلہ اپنی ذاتی رائے سے نہیں بناتے بلکہ ہر مسئلہ کتاب و سنت و اجماع امت سے ظاہر کر کے بیان کرتے ہیں یعنی پہلے مسئلہ قرآن پاک سے لیتے ہیں وہاں نہ ملے تو حدیث سے اگر حدیث سے واضح طور پر نہ ملے تو اجماع صحابہ سے اگر اجماع صحابہ میں بھی اختلاف ہو تو جس طرح خلفائے راشدین اس سے مسئلہ اخذ کرتے ہیں اگر یہاں بھی کسی مسئلہ کا حل نہ ملے تو اجتہادی قواعد سے اس طرح مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہیں جس طرح ایک حساب دان نئے سوال کا جواب حساب کے قاعدوں کی مدد سے

معلوم کرلیتا ہے اور وہ اس کی ذاتی رائے نہیں فن حساب ہی کا ہوتا ہے۔

کون تقلید کرے؟

جیسا کہ ایک ریاضی دان کے سامنے جب سوال آئے گا تو وہ خود حساب کر کے قواعد کی مدد سے جواب معلوم کرے گا لیکن جس کو حساب کے قواعد ہی نہیں آتے وہ حسابدان سے پوچھ لے گا اس طرح مسائل اجتہادیہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔

قواعد اجتہادیہ سے مسئلہ تلاش کر کے کتاب وسنت پر عمل کرے گا۔

2۔جبکہ غیر مجتہد یہ سمجھ کر کہ میں خود کتاب وسنت سے مسئلہ استنباط کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس لیے کتاب وسنت کے ماہر سے پوچھ لوں، کہ اس میں کتاب وسنت کا کیا حکم ہے؟اس طرح عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں لیکن مقلدان مسائل کو ان کی ذاتی رائے سمجھ کر عمل نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھ کر تقلید کرتا ہے کہ مجتہد نے ہمیں مراد خدا اور رسول ﷺ سے آگاہ کیا ہے۔

۲) کانوں تک ہاتھ اٹھانا

نماز کے وقت تکبیر تحریمہ میں مردوں کو کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔مگر نجدی وہابی غیر مقلد عورتوں کی طرح کندھوں سے انگوٹھے چھوکر ہاتھ باندھ لیتے ہیں لہٰذا ہم اپنے موقف پر احادیث مبارکہ سے دلائل دیں گے کہ کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں۔جن میں چند پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبرا)۔ کان النبی ﷺ اذا کبر رفع یدیه حتی یحاذی اذنیه و فی لفظ حتی یحاذی بهمافروع

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور ایک روایت کے مطابق کان کے اوپر تک ہاتھ اٹھاتے۔

(مسلم شریف ج۱ ص ۱۶۸ اور طحاوی شریف جلد ۱ ص ۱۶ مطبوعہ اسلام آباد)

زیر ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے

غیر مقلدین نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں جبکہ سنت طریقہ یہ ہے کہ مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور عورتیں سینے پر اس کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں سے چند ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) عن علقمة وائل بن حجر عن ابیه قال رای النبی ﷺ وضع یمینه علی شماله فی الصلوة تحت السرة

(۲) عن ابی جحیفة ان علیا قال من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة

(ابوداؤد نسخہ ابن الاعرابی ج۱ ص ۲۸۰ بیہقی ج۲ ص ۳۱ سنن دارقطنی ج؟ ۲۸۱)

(۳) عن علی قال ثلثة من اخلاق الانبیاء تعجیل الفطار وتاخیر السحور ووضع الکف تحت السرة فی الصلوٰة

(منتخب کنز العمال بر مسند احمد بن ص ۳۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین چیزیں انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہیں (۱) افطار جلدی کرنا، (۲) سحری دیر سے کھانا (۳) نماز میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا

ابن قدامہ حنبلی کا قول:

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی روایت حضرت علی حضرت ابو ہریرہ حضرت، ابومجلز ابراہیم نخعی اور حضرت سفیان ثوری رضوان اللہ علیہم اجمعین (جن کا فتوی اکثر امام بخاری نقل کرتے ہیں) سے مروی ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں سنت یہی ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔ (المغنی ج ۱ ص ۴۷۲)

مذکورہ احادیث و آثار کا خلاصہ:

ان کا خلاصہ یہ ہے کہ دوران نماز ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت وائل نے حضور علیہ السلام کو ناف کے نیچے ہی ہاتھ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ناف کے نیچے باندھنے کو سنت قرار دیتے ہیں۔ جلیل القدر تابعین حضرت ابو مجلز، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت سفیان ثوری اور ان جیسے دیگر بہت سے اکابر اسی کو اپناتے ہیں لیکن ان تمام احادیث و آثار کے خلاف غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہاتھ سینے پر باندھے جائیں۔

قرأت خلف الامام:

چونکہ کلام پاک کلامِ ربانی اور صحیفۂ آسمانی ہے ادلہ اربعہ میں اس کا مقام

سب سے اونچا اور بلند اور برتر ہے یہ ہمارے باہمی اختلافات وافتراقات
کا دوٹوک فیصلہ دے سکتا ہے۔ اس لیے مسلمان ہونے کے ناطے سے تمام
مسلمانوں کے لیے خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں یہ لازم ہے کہ
جب ان میں سے کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف رونما ہو ادھر ادھر تانکنے
جھانکنے کی بجائے سب سے پہلے وہ اس کلام ازلی و ابدی کی طرف رجوع
کریں۔ اس متنازعہ فیہ مسئلہ کو قرآن کریم کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش
کریں۔ اگر قرآن کریم میں اس مسئلے کا حل مل جائے تو اس کے مطابق اپنے
اعتقادات وخیالات کو ڈھالنا مسلمانوں کے لیے ہر فرض سے بڑا فرض ہے۔
اب میں اس متنازعہ فیہ مسئلہ (امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ کا کیا حکم ہے) کو قرآن
کریم کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

جب میں قرآن سے استفسار کرتا ہوں تو قرآن کریم دوٹوک فیصلہ دیتا
ہے۔ سورۃ الاعراف میں ارشاد گرامی ہے کہ۔ واذاقرئ القرآن فاستمعوا الہ
وانصتوا لعلکم ترحمون: (آیت ۱۸۶ سورۃ اعراف پ۹)

توجمہ:۔ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا کر رہو اور
خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

جمہور سلف خلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے
مسئلہ قرأت خلف الامام کو واضح فرمایا ہے کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے (امام
قرأت کرے) تو مقتدیوں کا وظیفہ صرف اور صرف یہ ہے کہ نہایت توجہ کے
ساتھ قرآن کریم کو سنیں اور خاموش رہیں اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مذکورہ

آیت کریمہ کی تفسیر اور تشریح میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات عالیہ اور اقوال نقل کریں کہ اس مقدس جماعت نے اس آیت مبارکہ کا کیا مطلب سمجھا ہے۔

اس آیت کی تفسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یوں تو سبھی صحابہ کرام آسمان ہدایت کے روشن ستارے ہیں جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اصحابی کالنجوم فبایّھم اِقتدَیتُم اھتدیتم

لیکن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوسروں سے علم و فضل اور فہم و فراست میں بہت آگے ہیں، ان میں سے ایک عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کو بعض ایسے جزوی فضائل حاصل تھے کہ صحابہ کرام میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہیں تھا۔ قرآن کریم کے معلمین میں یہ سب صحابہ سے ممتاز، لائق و فائق اور برتر تھے معلمین قرآن میں ان کا نمبر پہلا ہے ان کے بارے میں بے شمار ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

تمسکوا بعھد ابن ام عبد (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۹۳)

محدثین کے چند اصول:

۱) تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ جب قولی اور فعلی روایات میں تعارض آجائے تو قولی روایات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

چونکہ ترک رفع یدین قولی ہے اور جواز رفع یدین والی روایات فعلی ہیں۔ لہٰذا ترک رفع یدین والی روایات کو ترجیح ہوگی۔

۲) ترک رفع یدین کے راوی زیادہ ثقہ اور فقیہی ہیں اس کے لیے ان کی روایات راجح ہیں۔

۳) رفع یدین نہ کرنے کی روایات واحادیث پر خلفاء راشدین کا عمل ہے اسی لے وہ راجح ہیں۔

۴) رفع یدین نہ کرنے کی احادیث پر صحابہ کرام، رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کا متواتر عمل ہے اسی لیے انہی پر عمل کیا جائے گا۔

غیر مقلدین سے سوالات

جیسا کہ مختلف احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نے شروع میں رفع یدین تین جگہ، چار جگہ بھی اور پانچ جگہ بھی کیا اب کس حکم کے تحت تین جگہ رفع یدین اختیار کر رکھا ہے اور باقی کو ترک کر دیا ہے کیا متروک ومنسوخ سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملتا ہے اگر منسوخ سنت پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے تو حالت نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیوں نہیں کرتے حالانکہ صحیح بخاری میں ابتدائے اسلام میں حالت نماز میں سلام کا ثبوت ہے صحاح ستہ میں سے ایک حدیث پیش کریں جس میں حضور ﷺ نے طریقہ نماز بتاتے ہوئے رفع یدین کرنے کا حکم دیا یعنی بے شمار احادیث سے اس عمل کا نسخ ثابت ہو گیا اب بھی یہ سنت باقیہ میں سے ہے؟

قرآن پاک میں بھی اور نماز میں بھی سکون کی تاکید:

قرآن پاک میں فرمان الٰہی ہے قوموا اللہ قانتین خدا کے سامنے نہایت

سکون سے کھڑے رہو۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے نماز میں سکون کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے نماز کے اندر رفع یدین کے خلاف سکون فرمایا۔

رفع یدین منسوخ ہے:

ابتدائے اسلام میں رفع یدین تھا بعد میں منسوخ ہو گیا کسی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آخری وقت تک حضور ﷺ کا یہ فعل شریف رہا ہو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نظر میں بھی رفع یدین منسوخ ہے۔ اسی لے انہوں نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا چنانچہ علامہ عینی علیہ الرحمہ نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں حضرت ابن عباس سے ایک روایت ذکر کی ہے کہ تمام عشرہ مبشرہ صحابہ کرام تکبیر اولی کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت براٗ بن عازب، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی مسلک ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج۱ص۲۷۶ شارح (علامہ غلام رسول سعیدی)

عدم رفع یدین:

اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت یعنی تکبیرات انتقالات میں رفع یدین خلاف سنت ہے جبکہ غیر مقلدین تکبیرات انتقالات میں سے بعض تکبیروں کے وقت رفع یدین کرتے ہیں جو کہ خلاف سنت ہے لہٰذا میں اپنے موقف پر چند عقلی ونقلی دلائل پیش کرتا ہوں۔

(حدیث مبارکہ) عن جابر ابن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی راکم ترفعون ایدیکم کاذناب خیل شمس اسکنوافی الصلوٰۃ

(صحیح مسلم، ج ۲ ص ۱۸۱، ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۲، طحاوی شریف ج ۱ ص ۱۵۸)

حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم (نماز کے اندر رفع یدین کر رہے تھے) کہ فرمایا کہ تم کو نماز میں شریر گھوڑوں کی دم کی طرح رفع یدین کرتے کیوں دیکھتا ہوں؟ نماز سکون کے ساتھ پڑھو۔ نماز تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے اور سلام پر ختم ہوتی ہے اس کے اندر اسی جگہ پر رفع یدین کرنا سوائے نماز وتر کے اس رفع یدین پر خلاف سکون بھی فرمایا اور پھر حکم دیا کہ نماز سکون سے یعنی بغیر رفع یدین کے پڑھو حضور ﷺ نے ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا اور اور اسے جانورں کے فعل سے تشبیہ بھی دی، اس رفع یدین کے بغیر پڑھا کرو۔ یہاں حدیث

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الااصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ فصلّی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ ھذا حدیث حسن۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں تم کو حضور ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں اس کے بعد انہوں نے پڑھائی اور پہلی مرتبہ کے بعد کسی جگہ رفع یدین نہیں فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۳۵، نسائی شریف ج ۱ ص ۱۱۷)

رفع یدین کی روایتوں میں تضاد:

رفع یدین کی تعداد میں تضاد و اضطراب ملاحظہ فرمائیں

تین جگہ رفع یدین:

تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے ہوئے۔
(بخاری و مسلم)

چار جگہ رفع یدین:

مذکورہ تینوں جگہوں کے علاوہ سجدے سے اٹھتے ہوئے بھی یہ کل چار جگہ ہوئیں۔ (نسائی ابوداؤد ج ا ص ۱۳۲)

پانچ جگہ رفع یدین:

مذکورہ چاروں جگہوں کے علاوہ سجدے سے اٹھتے وقت بھی جبکہ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت رفع یدین ان لوگوں کے ہاں بھی جائز نہیں جو رفع یدین کے قائل ہیں (نسائی ج ا ص ۱۲۳) مذکورہ بالا حدیثوں کے تین اضطراب کے علاوہ جو حدیثیں ہیں وہ سنداً بھی ضعیف ہیں مثلاً ابوداؤد ترمذی، دارمی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوحمید ساعدی سے ایک طویل حدیث جو رفع یدین کے متعلق نقل کی ہے اس حدیث کے رواتیوں میں عبدالحمید ابن جعفر مجروح اور ضعیف ہیں (طحاوی شریف)

تراویح بیس رکعت ہی مسنون ہیں:

اگر چہ یہ مسئلہ فروعی مسائل میں سے ہے مگر حیرت ہے کہ بعض لوگ یہاں

عہد حضرت علی رضی اللہ عنہ:

أن عليا امر رجلا يصلي لهم في رمضان عشرين ركعة

(عینی شرح بخاری ج ۳، ص ۵۹۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں دور خلافت میں رضی اللہ عنہ ایک شخص کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

(بیہقی والنقی علی السنن ص ۴۹۶)

امام تراویح:

ابی ابن کعب رضی اللہ کا بیان کا فرمان

عن ابی ابن کعب ان عمر بن الخطاب امره ان يصلى بالليل فى رمضان فصلى بهم عشرين ركعة

صحابہ کرام کے نماز تراویح کے امام ابی ابن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے آپ کو رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو آپ نے لوگوں کو بیس تراویح پڑھائیں (کنز العمال ج ۴ ص ۹۳ پارہ نمبر ۷)

اجماع صحابہ

اجمع الصحابة على ان التراويح عشرون ركعة

(مرقات شرح مشکوۃ ج ص ۹۴)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اتفاق کیا کہ تراویح بیس رکعت ہی ہیں۔

امام ترمذی کی گواہی:

صحاح ستہ کی مشہور کتاب جامع ترمذی شریف کے مصنف امام ترمذی نے فرمایا۔

واکثر اهل العلم علی ماروی عن علی و عمر و غیر هما من اصحاب النبی علیہ وسلم صلی اللہ عشرین رکعة و هو قول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی وهکذا ببلدنا دارك ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعة

(جامع ترمذی ابواب الصوم ج ۱ ص ۳۳۲)

اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں علی المرتضی وحضرت عمر سے مروی ہے ان کے علاوہ نبی کریم کے اصحاب سے بیس رکعت تراویح ہی روایت کی گئی ہیں امام سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی فرماتے ہیں۔

میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ والوں کو 20 رکعت تراویح پڑھاتے ہوئے پایا

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۳۳۲)

غیر مقلدین کے شیخ کی گواہی:

غیر مقلدین کے امام اور ان کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

فثبتعن ابی ابن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعة و یوتر بثلاث فرای اکثر من العلماء من ذالك هو السنة لانه قام بین المهاجرین والانصار لم ینکره منکر

(فتاوی ابن تیمیہ قدیم ج ۱ ص ۱۹۲)

یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ حضرت ابی بن کعب لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے اسی لیے علماء کی اکثریت کی رائے میں تراویح 20 رکعت ہی سنت ہیں کیونکہ ابی ابن کعب کے پیچھے مہاجرین اور انصار بھی بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور کسی منکر نے بھی رکعت تراویح کے سنت ہونے کا انکار نہیں کیا۔(جدید ج۳۳،ص۱۱۲)

اجماع امت:

ہمیشہ سے تقریباً ساری امت کا عمل بیس رکعت تراویح پر رہا اور آج بھی حرمین شریفین اور ساری دنیا کے مسلمان بیس رکعت تراویح ہی پڑھتے ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی، امام غزالی سے بھی بیس رکعت ہی منقول ہیں۔

موازنہ

اسلامی اور دیوبندی عقائد

تحریر و تحقیق

حضرت مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب وعجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب، براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب)	جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہٰذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)	خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔ اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔ (کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلغۃ الحیران صفحہ ۵۷) زیر آیت الا علی اللہ رزقھا کل فی کتب مبین۔ (مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بھچرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس مصنفہ	خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاتی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے بیان فرمائے

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
جو اس معنیٰ کا انکار کرے، وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)	مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)
کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حدیث)	(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس۔ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)
رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)	(۷) حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)
حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔	(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
	نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی است
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکان عند اللہ وجیھا۔ پھر فرماتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ (المنافقون:۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔ اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جس میں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر وناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ دعا فرمائیں گے۔ رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جائے۔	میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات، سب کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔ صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کردیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

کیا ان لوگوں کو آپ پہچانتے ہیں؟

آج کل ہر جگہ یہ بات موضوع بحث بنی رہتی ہے کہ وہابی دیوبندی کون ہیں؟ اور ان کے عقائد کیا ہیں؟ لہذا ہم آپ کے سامنے وہابی دیوبندیوں کے چند عقائد پیش کرتے ہیں جس سے آپ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں؟ نوٹ: متذکرہ ذیل عبارتیں اگر غلط ہیں تو آج ہی تمام وہابی دیو بندی علماء ان عبارات سے اپنی برأت ظاہر کریں۔

عقیدہ نمبر ۱ غیب کی باتوں کا علم جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمر بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو بھی ہے (معاذ اللہ) (حفظ الایمان صفحہ ۸)

عقیدہ نمبر ۲ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ (معاذ اللہ) .... (تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

عقیدہ نمبر ۳ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی بُرا ہے۔ (معاذ اللہ) (صراط مستقیم صفحہ ۱۶۹)

عقیدہ نمبر ۴ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳

عقیدہ نمبر ۵ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیے۔ (معاذ اللہ) (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳)

عقیدہ نمبر ۶ حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان صفحہ ۸۹)

عقیدہ نمبر ۷ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵)

عقیدہ نمبر ۸ مولوی حسین علی دیوبندی نے بلغۃ الحیران نامی کتاب پر حضور علیہ السلام کا پل صراط سے گرنا لکھا اور اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے بچالیا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ نمبر ۹ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (معاذ اللہ) ...... (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵)

عقیدہ نمبر ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے واسطے سفر کرنا شرک کی طرف لے جاتا ہے (معاذ اللہ) (کتاب التوحید صفحہ ۷۸)